Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ ۔ ۴ ہجرت ۱۳۵۲ہش ۔ ۴ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

پہلے سے کچھ افاقہ ہے تاہم ابھی نزلہ زکام کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۔ ۳ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل زکام سے سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم کیپٹن احمد دین صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہے جس کی وجہ سے آپ کو لاہور بغرض علاج لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ان دنوں ملک سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ بخیر و عافیت سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

بیرونی ممالک میں احمدی ڈاکٹر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سینکڑوں احمدی ڈاکٹر پاکستان سے باہر مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر وہ اپنے کوائف (نام۔ تعلیم۔ تجربہ اور موجودہ کام و ایڈریس) سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ اس میں مطلق تاخیر نہ ہونے دی جائے۔ دیر سے موصول ہونے والی رقوم مالی سال رواں میں محسوب نہیں ہو سکیں گی۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ

اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ عَلَیْہِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ ۔

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ ۔

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹ ۔ بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

اپنے پیاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا امتیازی سلوک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد ایسے پاکباز اور متقی انسانوں کی جماعت قائم کرنا تھا جو درجہ بدرجہ علم الیقین اور حق الیقین کے مرتبہ سے ترقی کرکے حق الیقین کے مرتبہ پر جا پہنچیں تا ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا جلال دنیا میں چمکے اور اسلام دنیا میں غالب آئے۔

حق الیقین کا مرتبہ وہ ہے کہ اِس مرتبہ کو پانے والے تجلیاتِ الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور علمی اور عملی حالتیں ان کی درست ہو جاتی ہیں۔ بصیرت صحیحہ ان کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ دُور سے نہیں دیکھتے بلکہ نور کے حلقہ کے اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کے دوستوں کا دوست اور اُن کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور اُن کے خاطر عجائب کام دکھلاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ان کے تعلق باللہ اور اس کے ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دنیا ان کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں خدا کا ہاتھ اُن کو مدد دیتا ہے۔ ہزارہا نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا آخر وہ بڑی ذلّت کے ساتھ ہلاک کیا جاتا ہے کیونکہ خدا کے نزدیک اُن کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا حلیم ہے اور آہستگی سے کام کرتا ہے لیکن ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا اور عمداً ایذا پر کمر بستہ ہے خدا اس کے استیصال کے لئے ایسا حملہ کرتا ہے کہ جیسا کہ ایک مادہ شیر (جبکہ کوئی اُس کے بچے کو مارنے کے لئے قصد کرے) غضب اور جوش کے ساتھ اس پر حملہ کرتی ہے اور نہیں چھوڑتی جب تک اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی اُن کو دُکھ دینا چاہتا ہے اور اس ایذا پر اصرار کرتا ہے اور باز نہیں آتا تب خدا صاعقہ کی طرح اس پر گرتا ہے اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے حلقہ میں اس کو لے لیتا ہے اور بہت جلد ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُن کے ساتھ ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳، ۵۴)

حضور علیہ السلام اِس مرتبۂ عالی پر فائز اللہ تعالیٰ کے بندگانِ اخص کی حالت اور ان کی صفات اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کے تعلق کی کیفیات بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"ان پر جب کوئی مصیبت آوے تو وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اور ان کا آج کا دن کل کے دن سے جو گزر گیا معرفت اور محبت میں زیادہ ہوتا ہے اور ہر ایک دم محبت و تعلق ان کا ترقی میں ہوتا ہے اور ان کی شدت محبت اور توکل اور تقویٰ کی وجہ سے ان کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور وہ ضائع نہیں کی جاتیں کیونکہ وہ خدا کی رضا جوئی میں گم ہو جاتے ہیں اور اپنی رضا ترک کر دیتے ہیں اِس لئے خدا بھی ان کی رضا جوئی کرتا ہے۔ وہ نہاں در نہاں ہوتے ہیں۔ دنیا اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور چلے جاتے ہیں۔ اور ان کے بارہ میں سرسری رائیں نکالنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ نہ دوست ان کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے نہ کوئی دشمن کیونکہ وہ احدیت کی چادر کے اندر مخفی ہوتے ہیں۔ کون ان کی پوری حقیقت جانتا ہے مگر وہی جس کے جذباتِ محبت میں وہ سرمست ہیں۔ وہ ایک قوم ہے جو خدا نہیں مگر خدا سے ایک دم بھی الگ نہیں۔ وہ سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے، سب سے زیادہ خدا سے وفا کرنے والے، سب سے زیادہ خدا کی راہ میں صدق اور استقامت دکھلانے والے، سب سے زیادہ خدا پر توکّل کرنے والے، سب سے زیادہ خدا کی رضا کو ڈھونڈنے والے، سب سے زیادہ خدا کا ساتھ اختیار کرنے والے، سب سے زیادہ اپنے ربّ عزیز سے محبت کرنے والے ہیں۔ اور تعلق باللہ میں ان کا اُس جگہ تک قدم ہے جہاں تک انسانی نظریں نہیں پہنچتیں۔ اِس لئے خدا ایک ایسی خارق عادت نصرت کے ساتھ ان کی طرف دوڑتا ہے کہ گویا وہ اُور ہی خدا ہے اور وہ کام اُن کے لئے دکھلاتا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی کسی غیر کے لئے اُس نے دکھلائے نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۶)

اپنے ایسے بندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک بہرحال امتیازی شان کا حامل ہوتا ہے۔ وہ قدم قدم پر انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔ وہ ان کے دشمنوں کو ناکام اور انہیں ہر ہر قدم پہ کامیابی سے ہمکنار کرکے اِس امر کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے کہ وہ اپنے ان پیاروں اور مقبولین کے ساتھ ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ان پر مصائب نہ آئیں اور یہ کہ انہیں ابتلاؤں میں سے نہ گزرنا پڑے۔ مصائب کی آندھیاں چلتی ہیں، حوادث کے طوفان اُٹھتے ہیں اور ابتلاؤں کی چکی میں انہیں پیسا جاتا ہے لیکن ان کے اپنے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہیں آتی۔ وہ مصائب و حوادث اور ابتلاؤں کے درمیان میں بھی اطمینان و سکینت کی دولت سے مالامال ہوتے ہیں اور اُن کی حالت اِس امر کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ وہ دمِ نقد بہشت میں ہیں۔ اِس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کا قادر و توانا اور قدیر و عزیز خدا اُن کے ساتھ ہے، وُہی ان کا محافظ اور حامی و ناصر اور معین و مددگار ہے۔ چنانچہ ان کی اِسی حالت اور اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے امتیازی سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ بڑے بڑے نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک جو اُن کا مقابلہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے، ہر ایک جو اُن سے عداوت کرتا ہے آخر خاک میں ملایا جاتا ہے، اور خدا اُن کی ہر بات میں اور حرکات میں اور اُن کے لباس میں اور مکان میں برکتیں رکھ دیتا ہے اور اُن کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور زمین و آسمان کو اُن کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ اور جیسا کہ زمین اور آسمان کی مخلوقات پر نظر ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ ان مصنوعات کا ایک خدا ہے ایسا ہی اُن تمام نصرتوں اور تائیدوں اور نشانوں پر نظر ڈال کر جو اُن کے لئے خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے قبول کرنا پڑتا ہے کہ وہ مقبولِ الٰہی ہیں۔ پس وہ ان تائیدوں اور نصرتوں اور نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ اِس کثرت اور صفائی سے ہوتے ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک اُن کا ہو ہی نہیں سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹)

آج دُنیائے اسلام کی نجات اور اسلام کی سربلندی و سرفرازی ایسے ہی مقبولین کے ساتھ وابستہ ہے۔ آج وہ اُمتِ مسلمہ کا سب سے قیمتی سرمایہ اور اللہ تعالیٰ کے عظیم بالشان نشانوں میں سے ایک نشان ہیں۔

یومِ خلافت —— ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسبِ سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔ جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیکرِ صدق و صفا حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دین رضی اللہ عنہ

(محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ حیدرآبادی۔ ربوہ)

(۲)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کبھی کسی ملک میں سیاسی انقلاب آتا ہے تو حکمران خاندان اور طبقہ کے علاوہ اس ملک کے معزز، خوشحال اور ذی حیثیت افراد بالعموم ادبار نکبت، ابتلاء و آزمائش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۴۸ء میں مملکت اسلامیہ آصفیہ کی شکست اور حکومتِ ہند کے تسلط و قبضہ کے بعد مسلمانانِ حیدرآباد پر جو قیامت ٹوٹی تھی اس کی دل سوز اور دل خراش داستان کیسے بیان ہو اور وہ کس طرح لکھی جائے۔

انگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

حیدرآباد دراصل اتحاد و ربط کی ایک کڑی تھا ایک سنگم [illegible] کا گوہر آبدار تھا۔ یہ اتحاد رابطہ تھا [illegible] کا۔ [illegible] کا۔ دلی کا۔ اور پھر حیدرآباد کا اپنا چاروں دانگ تہذیب و تمدن اور ثقافت و ادب کے مخزن تھے ......

...... اندازہ کیجئے یہ حقیقت کتنی جاں سوز اور دل خراش ہے کہ سقوطِ حیدرآباد کے نتیجہ میں نہ صرف آٹھ سو سالہ سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہو گیا بلکہ معاشی طور پر بھی مسلمان تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ بعضوں پر حکومت ہند کے تسلط کے ساتھ ہی ابتلاء و آزمائش کا لامتناہی دور شروع ہوا اور بعضوں کو کچھ مہلت مل گئی لیکن تباہ و برباد سب ہی ہوئے۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کے اس سیاسی انقلاب سے کچھ ہی عرصہ پہلے میرے والد اللہ کو پیارے ہوئے تھے اور ان کی [illegible] وسیع کاروبار کے انصرام کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے ناتجربہ کار نوجوانوں کے [illegible] کندھوں پر آن پڑا تھا یہ امتحان وفا ان کے لئے روزِ اول سے مقدر تھا۔ چار پانچ سال بعد حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین بھی ہم مملکت زدہ ستم رسیدہ اور پریشان حال افراد کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس اجمال کی مختصر روداد یہ ہے

(نوٹ۔ ملکی سیاست کی رعایت سے اس روداد کو حذف کر دیا گیا اور حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے کئی ایک واقعات میں سے ایک صحبت کا صرف بیان ہی ہے)

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے سقوط حیدرآباد کے بعد کیسے ہم جوانوں کا وسیع کاروبار زیرِ [illegible] اور سیاسی انقلاب کی ستم گری کے نذر ہونے لگا تھا لیکن حضرت سیٹھ صاحب کا بالخصوص ذاتی کاروبار ۱۹۵۳ء تک نہایت عمدگی اور کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ میں اچھے اور خوشحالی کے زمانہ میں بھی اور مصائب و آلام کے دور میں بھی اُن کی پاک ایمان افروز اور روح میں بالیدگی پیدا کرنے والی صحبت سے استفادہ کی غرض سے ہر ہفتہ ہی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتا۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء میں ایک دن ایسی صحبت سے واپس ہوتے ہوئے ان سے عرض کیا کہ کسی ضروری ادائیگی کے لئے میں قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں دعا فرمائیے کہ اس کے حصول میں مجھے کامیابی اور آسانی نصیب ہو۔ تو دریافت فرمایا کہ تمہیں کس قدر رقم کی اس وقت ضرورت ہے تو میں نے عرض کیا کہ [illegible] ہزار کی۔ اسی وقت اس رقم کا چیک لکھ کر مجھے مرحمت فرمایا نہ ہی میرے وہم و گمان میں اس سے پہلے یہ خیال آیا تھا کہ میں حضرت سیٹھ صاحب سے ایسی درخواست کروں اور نہ ہی یہ توقع ہو سکتی تھی کہ اتنی بڑی رقم جو آج ایک لاکھ روپے سے کسی طرح کم نہیں ہم بھائیوں کو اتنی آسانی سے مل جائے گی۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے لئے میں مبہوت سا رہ گیا اور پھر مجسم شکر و سپاس۔ جو سنگین اور پریشان کن ہمارے حالات تھے اور ان میں جو [illegible] بڑھ گیا اور الجھنیں پیدا ہو رہی تھیں ان کے پیش نظر میں نے بڑے تکلف اور بڑی ہچکچاہٹ سے اس قرض حسنہ کی واپسی کے لئے دو سال کی مہلت طلب کی جو فراخدلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ منظور فرمالی گئی۔

تجربہ بھی ہے اور مشاہدہ بھی کہ جب کوئی عمارت بوسیدہ ہو کر منہدم ہونے لگتی ہے تو اس کو گرنے سے بچانے کے لئے معمولی سہارے کام نہیں دیا کرتے۔ حضرت سیٹھ صاحب کے عطا کردہ قرض کے بعد بھی کئی ہی لاکھ روپے دیگر قرضوں اور بیعانہ اثاثوں کی فروختگی کے ذریعہ کاروبار میں آئے اگرچہ ان سے وقتی طور پر سہارا تو ملا لیکن یہ سب مل کر بھی ہمارے درد کا مداوا نہ بن سکے اور آہستہ آہستہ یہ تلخ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہونے لگی کہ یہ سفید پوشی اور موروثی [illegible] اب زیادہ عرصہ تک قائم و برقرار نہ رہ سکے گی اور حالات کی نزاکت اور ابتری نے بالآخر ہمیں اس فیصلہ پر مجبور کیا کہ وہ قدم اٹھایا جائے جس کا محض خیال آج دس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی میرے دلِ ناصبور کی حرکت کو تیز کر دیتا ہے چنانچہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم غلام محمد نے اعلیٰ تعلیم کے علاوہ اپنی کم عمری کی بنا پر قسمت آزمائی کے لئے ممالک متحدہ امریکہ کا رخ کیا اور میں اور میرے منجھلے بھائی عزیز معین الدین نے پاکستان کو ہجرت کی اور شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن، زندگی کے بقیہ دن خاموشی سے اس ملک میں کاٹ رہے ہیں لیکن آج بھی صحیفۂ دل پر بہت سی نامبذہ نشانیاں [illegible] اور وہاں بھی [illegible] کہ ہم بھی چلے دل کو اپنے لیکن بہت دنوں تک [illegible] کا رلانا ہے [illegible]

حضرت سیٹھ صاحب نے اپنی بے پناہ شفقت اور بے حد تحمل سے ہمیں قرض حسنہ کی واپسی کے لئے دو سال کی مدت عطا کی تھی اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اس عرصہ میں کتنے ہی بڑے اور چھوٹے مزید قرضے ہم پر واجب ہوئے جو وقت پر واپس ادا نہ کئے جا سکے تھے۔ جب یہ مدت ختم ہونے لگی تو میں ایک دن ان کی خدمت میں پہنچا اور ہو کر اپنی کمال ندامت اور انتہائی شرمندگی کا اظہار کیا تو نہایت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس طرح متاسف ہونے کی چنداں ضرورت نہیں بھیا جب کسی کو قرض دینا ہو تو میری یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر وہ قرض دار نے واپس کر دیا تو لے لوں گا اور اگر کسی وجہ سے وہ اب نہ کر سکا تو وہ رقم میری طرف سے اسے معاف ہے۔ میں تم بھائیوں کے موجودہ سنگین حالات سے نا واقف اور بے خبر نہیں ہوں۔ اللہ مجھے تم عزیزوں کی شرافت اور نیکی سے توقع ہے کہ حالات کی مساعدت اور اسباب کی فراہمی پر تم میرے اور دوسروں کے دیئے ہوئے قرضوں کو واپس کر دو گے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ان کی یہ نیک توقع صحیح ثابت ہوئی اور اپنی ہجرت سے پہلے ہم نے صرف اپنی جائداد، بقیہ اثاثے بلکہ اثاث البیت تک فروخت کر کے ان کا قرض اور دیگر قرض خواہوں کے واجبات ادا کر دیئے تھے اگرچہ حضرت سیٹھ صاحب کا عطا کردہ قرض واپس ہو گیا تھا لیکن ان کا احسان آج بھی باقی ہے اور وہ تاحیات نہ بھلایا جا سکے گا ان شاء اللہ)

(نوٹ: حضرت سیٹھ صاحب کی فرم کے زیر نگرانی جو چار فیکٹریاں تھیں جن میں حکومت کا ۵۱ فی صد سرمایہ تھا وہ بہتر کارکردگی کے نام پر کس طرح برلا برادرس کے حوالے کر دی گئیں اس کا ذکر حذف کر دیا گیا ہے)

مملکت اسلامیہ آصفیہ میں ۱۹۴۷ء تک قانون محصول آمدنی (انکم ٹیکس) موجود نہ تھا یہ محصول اسی سال پہلی مرتبہ حیدرآباد میں نافذ کیا گیا۔ مثل مشہور ہے بات سے بات نکلتی ہے اور چراغ سے چراغ جلتا ہے محصول آمدنی کا ذکر کیا آیا اپنے قدردان ساتھی اور محبت کرنے والے دوست نواب بہادر یار جنگ بہادر کی یاد تازہ ہو گئی۔ ان کی سیاسی بصیرت اور چشم بینا نے اپنے وطن کی سیاسی تباہی و بربادی کا منظر دس سال پہلے ہی سقوط حیدرآباد کے [illegible] اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا ....

اس سے پہلے [illegible] مملکت اسلامیہ آصفیہ حیدرآباد کے تحفظ کے لئے وسیع پیمانے پر دفاع کے استحکام کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور یہ بدیہی امر ہے کہ نظام بے دولت [illegible] تھے ان استحکامات کے کثیر اخراجات کی بجاآوری کے لئے محصول آمدنی دو سال کے ماضی اثر (RETROSPECTIVE) کے ساتھ اس طبقہ پر عائد کیا گیا جو اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ تشخیص ہو کر وصول کیا جاتا حیدرآباد کا سقوط عمل میں آ گیا اور دو ایک سال بعد اس کا نفاذ حکومت ہند کے ذریعہ [illegible] سابقہ حکومت کے دور میں چونکہ حسابات تشخیص آمد کے لئے کسی سرکاری [illegible] پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوا کرتی تھی اس لئے وہ صحیح مرتب کئے اور رکھے جاتے تھے۔ نئے دور میں اکثروں نے دو مصنوعی حسابات تیار کر لئے جن میں اصل آمد کے مقابلہ میں بہت کم آمدنی دکھلائی گئی تھی بعضوں نے تو فرضی دستاویزات [illegible] شراکت کا کاروبار ظاہر کر لیا [illegible] حصہ دار ظاہر کر کے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ عذر داری بھی پیش کی کہ سیاسی کشمکش کے دوران مسلم رضا کاروں نے ان کے کاروبار کو لوٹ لیا اور ان کے حساب کتاب کو جلا کر خاک سیاہ بنا دیا۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی کی دیانت اور سچائی ایسے صریحی اور غیر منصفانہ عمل کو کس طرح متحمل ہو سکتی تھی۔ محصول آمدنی کے ماہروں اور دوسرے کاروباروں کے مشیروں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور عواقب و نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنے ذاتی کاروبار کے حسابات تشخیص آمد و تعین محصول کے لئے من و عن پیش کر دئے۔ انکم ٹیکس افسر کی ماہرانہ نگاہ سے ان کی یہ دیانت اور سچائی کیونکر پوشیدہ رہ سکتی تھی اور وہ ان کے اس حسن عمل سے اس قدر متاثر ہوا کہ ان کے حسابات کو بغیر کسی ترمیم یا اضافہ کے قبول کر لیا۔ حضرت سیٹھ صاحب جیسے ہی مردان صدق و صفا کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

"کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

چنانچہ اس مرد حق نے دیانت اور صداقت کی قربان گاہ پر کثیر آمدنی والے اپنے کاروبار کی قربانی بشاشت قلب کے ساتھ پیش کر دی ؎

ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستی شوق
نہ مال و دولت قارون نہ فکر افلاطون

اس مرد قلندر کے ہاں اس سرمایہ کے سوا جو کاروبار میں زیر دوران تھا نہ کوئی اندوختہ تھا اور نہ اس کا کوئی بنک بیلنس۔ لاکھوں روپیہ کا ٹیکس عاید ہوا جس کی ادائیگی کی یہی صورت ہو سکتی تھی کہ وہ اقساط سے ادا ہو اور ظاہر ہے کہ اتنے بھاری ٹیکس کی قسط کوئی معمولی نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ان اقساط کی ماہوار ادائیگی کی بنا پر کاروباری سرمایہ انحطاط پذیر ہونے لگا اور ان کا یہ ذاتی کاروبار بتدریج اور بالآخر ختم ہو گیا۔ رہے نام اللہ کا۔

(تیسرا کاروبار جو ان کے بھائی اور بھتیجوں کے اشتراک سے تھا اس پر ٹیکس حضرت سیٹھ صاحب کے ذاتی کاروبار سے بہت زیادہ عاید ہوا جو ان کے بھتیجوں نے خود ادا کر دیا لیکن اُن کا حصہ ختم کر دیا۔ اس وقت حضرت سیٹھ صاحب کے بھائی احمد بھائی الہ دین فوت ہو چکے تھے۔)

اس امر کا بھی ذکر ضروری ہے کہ تقسیم ہند سے پہلے حضرت سیٹھ صاحب خود اور انجمن احمدیہ کے توسط سے مرکز سلسلہ میں رہنے والے بزرگوں کو نذرانے، بیواؤں، یتیموں، طلباء اور مستحقین کو وظائف دیا کرتے تھے اور یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد بھی جاری رہا لیکن ۱۹۴۹ء میں ہندوستانی سکے کی شرح تبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور اس کے نتیجہ میں کچھ مسائل ایسے پیدا ہوئے کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین رقوم کی منتقلی اور تبادلے پر تحدید عاید کر دی گئی تھی اس طرح وظائف کی ادائیگی کا سلسلہ بند ہو گیا اور یہ امر حضرت سیٹھ صاحب کے لئے بڑے کرب اور قلق کا موجب بنا لیکن جلد ہی یہ تعطل ختم ہو گیا اور کئی ایک پاکستانی احمدیوں نے جن کے اعزہ و اقارب ہندوستان میں رہائش رکھتے تھے انہوں نے حضرت سیٹھ صاحب کو لکھا کہ وہ ان کی طرف سے ماہوار اس اس قدر رقم انہیں بھجوا دیں اور وہ اتنی ہی رقم یہاں پاکستان میں ان کے حساب میں جمع کروا دیا کریں گے اور یہ امر ان کے لئے بڑے اطمینان کا موجب بنا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا انتظام کروا کر میری قلبی و ذہنی کوفت کو دور فرمانے کی ایک راہ نکالی ہے۔ چنانچہ سالہا سال تک پاکستانی احمدی اصحاب کے اعزہ کو ہندوستان میں وہ ماہوار رقوم بھجوایا کرتے تھے پاکستان میں جو رقم ان کے حساب میں جمع ہوا کرتی تھی وہ یہاں وظائف کی صورت میں ادا ہوتی رہی ان رقوم کی اس طرح کی غیر قانونی ادائیگیوں کا علم بالآخر حکومت ہند کو ہو گیا۔ اور ایک مشفق اور ہمدرد نے خانگی طور پر اس کی اطلاع حضرت سیٹھ صاحب کو دی اور مشورہ بھی دیا کہ سارے متعلقہ کاغذات تلف کر دیئے جائیں اور اس واقعہ اور عمل کا سرے سے انکار ہی کر دیا جائے ورنہ اس کے عواقب نتائج کافی سخت ہو سکتے ہیں۔

حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی کے آخری مہینوں میں ایک اعلیٰ افسر سپاہیوں کی جمعیت کے ساتھ ایک صبح آیا۔ ان کی کوٹھی کا محاصرہ کر لیا گیا اور افسر نے ان رقوم کے ہندوستان اور پاکستان کے درمیانی تبادلے کے بارے میں ان کا بیان قلمبند کیا۔ اس مرد مومن نے کوئی بات نہیں چھپائی اور ہر بات اس کو بتلا دی اور کہا کہ قانونی موشگافیوں کا مجھے علم نہیں ہے میں یہی سمجھتا رہا ہوں کہ میری رقم بیرون ملک نہیں جا رہی یہیں کے شہریوں کو وہ مل رہی ہے اور پاکستان میں جو رقم میرے حساب میں جمع ہوتی رہی ہے وہ اس طرف نہیں آ رہی اور وہاں کے رہنے والوں کو مل رہی ہے اور میرا یہ عمل جو نیک نیتی اور محض خدا کے جذبے پر مبنی تھا اگر قانون کی نگاہ میں قابل مواخذہ اور لائق تعزیر ہے تو میں اس کی سزا بھگتنے کے لئے خوشی سے آمادہ اور تیار ہوں۔ افسر کے اس سوال پر کہ تبادلہ رقوم کا یہ سلسلہ کب سے چل رہا ہے اور اب تک کتنی رقم کا اس طرح تبادلہ ہوا ہے تو انہوں نے وہ رجسٹر ہی اس کے حوالے کر دیا۔ جس میں سارے اندراجات موجود تھے۔ ان کی حق گوئی، راست بازی اور استقامت سے وہ ششدر رہ گیا اور مزید سوالات کی اس نے ضرورت نہ سمجھی اور رجسٹر لے کر اپنی جمعیت سمیت واپس چلا گیا۔ قبل اس کے کہ قانونی دار و گیر کے سلسلہ کا آغاز ہوتا حضرت سیٹھ صاحب کمال شان استغناء سے عز و شرف کے مالک حقیقی کی پناہ میں یہ کہتے ہوئے پہنچ گئے

زہے خلوص محبت کہ حادثات جہاں
مجھے تو کیا مرے نقش قدم مٹا نہ سکے

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور بے انتہا کرم سے راقم الحروف کو شعور و آگہی کی عمر کو پہنچتے ہی جماعتی، ملی، قومی اور ملکی امور میں بقدر ظرف بھرپور حصہ لینے کی توفیق ملی ہے۔ میری ان دلچسپیوں اور خدمات کو حضرت سیٹھ صاحب نے ہمیشہ استحسان کی نظروں سے دیکھا تھا اور ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی تھی وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ حیدرآباد کے دو افراد ایسے ہیں جن کو انہوں نے ہر نماز اور دعا میں یاد رکھا ہے ایک مولوی سید بشارت احمد صاحب کو جن کے ذریعہ انہیں احمدیت کی دولت ملی) اور دوسرا اس خاکسار کو در اصل یہ ان کی بلند حوصلگی تھی اور ان کا اعلیٰ ظرف تھا کہ ہماری ان خدمات کو انہوں نے تعریف و توصیف کا مستحق سمجھا اور اپنی دعاؤں میں بھی کبھی نہ بھولے۔ میرے لئے ملت اور حریت کی راہ میں اتنا اعزاز بھی بہت ہے اور اتنی قدر و منزلت بھی کافی کہ خدمت و ایثار کی منزلوں میں وہ اپنے ہمسفروں کو یاد رکھتے تھے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین نے ۸۵ سال کی خاصی لمبی عمر پائی۔ اور اس طویل زمانے میں سوائے قوت سماعت کے جو ابتدا ہی سے قدرے متاثر تھی ان کے قویٰ و جوارح برابر کام کرتے رہے میں نے کم ہی انہیں بیمار اور پریشان دیکھا۔ عمر کے آخری حصے تک وہ چلتے پھرتے رہے یہاں تک کہ فریضہ نماز بھی کھڑے ہو کر ادا کیا کرتے تھے۔ بہرحال انسانی زندگی کا انجام موت ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

اور ان عناصر کی خدید ترتیب ایک ہفتہ کی بیماری سے بکھر گئی۔ علالت کی خزاں ان کی زندگی کے چمن زار میں آئی اور زندگی کا یہ لہلہاتا چمن فنا کی نذر ہو گیا اور ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جنازے کے اٹھائے جانے سے پہلے سینکڑوں افراد نے جن میں احمدی، غیر احمدی ہندو، پارسی اور عیسائی کی تخصیص نہ تھی۔ ان سبھوں نے ان کے جسد خاکی کا آخری دیدار کیا اور خان بہادر عبدالکریم بابو خان نے جو بوہرہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے میدان سے ہی مجھ سے بڑے غمگین لہجہ میں کہا، نعش کیا ہوگی نور ہوگا نور۔ مجھے اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ رؤیا یاد آئی جو آپ نے حضرت سیٹھ صاحب کی بیعت سلسلہ سے بہت پہلے دیکھی تھی کہ وہ ایک کرسی پر متمکن ہیں اور فرشتے آسمان سے ان پر نور کی بارش کر رہے ہیں۔ خان بہادر نے جو بات زبان سے کہی تھی، میری آنکھوں نے نہ صرف وہی نظارہ دیکھا بلکہ ان کے چہرہ کو متبسم بھی پایا۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

اور وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں آسودہ خاک اور محو استراحت ہیں۔

ایک ایسی قابل فخر اور نادر روزگار ہستی جو گفتار و کردار میں اللہ کی برہان تھی۔ آج ہمارے درمیان میں نہیں ہے لیکن اس کی صفات عالیہ ہمیشہ یاد رہیں گی اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزار پہلو اور ہزار رنگ میں ان سے ہدایت پائیں گی۔ وہ یگانہ روزگار تھے اور ان یگانہ روزگاروں میں سے ایک جو شبستان زندگی میں خال خال ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور چمن زار ہستی میں بہار نو پیدا کرتے ہیں۔

ایک ایسے باکمال اور باصفات بزرگ کے ان حالات کوائف اور اذکار سے ہمارے لئے راہ حیات میں بہت سی روشنیاں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اگر ہم نے ان سے استفادہ کیا تو میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گا کہ اپنے ممدوح کے ان مختصر سوانح کو ضبط تحریر میں لانے سے میری کوششیں بار آور ہوئی ہیں۔ بہر حال ہدایت کی راہ ہر فرد کے لئے ہر وقت کھلی ہے۔ ضرورت اس پُرخلوص دل سے گامزن ہونے کی ہے۔ اپنے بزرگوں کو خراج تحسین پیش کرنے کا یہ طریقہ سب سے اچھا ہے کہ ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھیں ان کے افکار سے فیضان پائیں ان کے اعمال سے اپنے روز و شب سنواریں اور یوں ان کے نام کو زندہ رکھیں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی کے نیک نام کو تابندہ سے تابندہ تر بنانے میں آئیے ہم سب مل کر اپنا فرض ادا کریں۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

درخواست دعا

برادرم بشارت احمد صاحب گلبرگ کالونی لائل پور۔ لڑکی عرصہ دو ماہ سے پیٹ کے مختلف عوارض کی وجہ سے [illegible] احباب جماعت سے اس کی کامل صحت [illegible] کے لئے درخواست دعا ہے۔ (قمر احمد و لائبین ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے معاونین خصوصی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نومبر ۱۹۷۲ء میں اعلان سالِ نو تحریک جدید کے بعد جن افراد جماعت کے وعدے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے وعدے پہنچے ہیں۔ ان کی ایک قسط ذیل میں بغرض دعا ہدیہ قارئین الفضل کی جاتی ہے اس معیار کے وعدے جن احباب کی طرف سے سالہائے ماسبق میں آتے رہے ہیں لیکن اس سال وقتیدگی یا کسی اور وجہ سے ان کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچ سکے ان کے نام بھی آخر میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ متعلقہ جماعت کے سیکرٹری صاحبان ان کی تلافی کا انتظام فرمائیں۔

نوٹ: یہ قسط اضلاع جھنگ، سرگودھا، لائل پور کے افراد پر مشتمل ہے۔

۱۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ربوہ
۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ
۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ "
۴۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب "
۵۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب "
۶۔ نواب عباس احمد خان صاحب "
۷۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب "
۸۔ چوہدری بشارت احمد صاحب محلہ صدر یونی "
۹۔ مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ
۱۰۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ

ضلع لائل پور

۱۱۔ مکرم الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ مراد کلاتھ ہاؤس
۱۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد حسن صاحب
۱۴۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب پیر الجبنی
۱۵۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ٹھیکیدار

ضلع سرگودھا

۱۶۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۱۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ
۱۸۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۹۔ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ
۲۰۔ چوہدری دائم علی صاحب
۲۱۔ حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب و برادران
۲۲۔ چوہدری رشید احمد صاحب چک ۹۸ شمالی
۲۳۔ چوہدری نبی احمد صاحب چک ۹ پنیار
۲۴۔ چوہدری عبدالمجید صاحب
۲۵۔ کرنل غلام رسول صاحب بھلوال
۲۶۔ ملک شجاع محمد صاحب بھلوال
۲۷۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب پی اے ڈی ملک ریٹائرڈ

(جاری)

سالہائے ماسبق کے احباب درج ذیل ہیں

۱۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم رض — ربوہ
۲۔ مکرم میجر شیخ بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم — سرگودھا
۳۔ شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ — سرگودھا
۴۔ میاں افتخار علی صاحب ممبر خیٹ — لائل پور
۵۔ لجنہ اماء اللہ لائل پور شہر — لائل پور
۶۔ مکرم شیخ عزیز احمد صاحب ماہی گول بازار — لائل پور
۷۔ ملک محمد صادق صاحب بھسی چک ۶۲ شمالی ضلع لائل پور
۸۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری — لائل پور

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری گذارش

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹس کی موصولی نیز فہرست کی تجدید کی موصولی کا جائزہ بھجوایا جاچکا ہے امید ہے کہ آپ قائدین مجالس کو بروقت اور باقاعدہ رپورٹس مرکز کو ارسال کرنے کی تاکید اور نگرانی فرماتے رہیں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بری فوج میں باقاعدہ کمیشن

شرائط	عمر	تعلیمی قابلیت
ا۔ سول انجینئرنگ	۲۳ ۵/	۱۵ کو ۲۰ تا ۲۷ سال الیکٹریکل۔ سول، مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری
ب۔ الیکٹریکل مکینیکل انجینئر	"	الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری یا الیکٹرانک انجینئرنگ میں
ج۔ سگنلز	"	بی ایس سی۔ الیکٹریکل انجینئرنگ (الیکٹرونکس و کمیونیکیشن) ایم ایس سی الیکٹرانکس یا بی۔ ای۔ الیکٹرانکس
د۔ آرمی ایجوکیشن کور	"	۲۰ تا ۲۷ سال ایم اے یا ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن پاکستانی یا ہندوستانی یونیورسٹی سے یا بی اے/بی ایس سی آنرز لیڈ کے یا یو۔ ایس۔ اے۔ کی کسی یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل مضامین میں: سائیکالوجی۔ انگریزی۔ بین الاقوامی امور، ریاضی، جرنلزم۔ اسلامیات۔ پولیٹیکل سائنس
	(۲)	ایم اے/ایم ایس سی کسی اور مضمون میں۔ انگلش میں ایم اے تھرڈ ڈویژن سیکنڈ ڈویژن میں آنے والے امسال امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

انٹرویو کے سنٹر۔
پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور، ملتان، حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ کراچی۔

۳۔ امیدوار کا پاکستانی ہونا ضروری ہے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع مصدقہ فوٹو، نقول اسناد و پوسٹل آرڈر ۵/- بحق ٹی پی ذیل کے پتہ پر

FA Directorate, PA-3(b) Adjutant-General's Branch G.H.Q. RAWALPINDI

۲۵ مئی تک بھجوادیں۔

فارم درخواست بر بھرتی کرنے والے دفتر سے حاصل کرسکتے ہیں۔ ۲۹/۴/۷۳

(ناظر تعلیم)

بواسیر خونی و بادی
PILES

جناب عبدالرؤف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دار النصر غربی ربوہ:-
"میں ۱۹۳۱ء سے بواسیر خونی میں مبتلا تھا۔ بہت زیادہ علاج کیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا پائلز کیور کھانا شروع کی پہلی خوراک سے بہت فائدہ ہوا۔ تیسری خوراک کھائی تو خارش ۳/۴ حصہ ختم ہوگیا۔ تمام کھائی تو ایسا معلوم ہوا کہ مرض کبھی ہوا ہی نہ تھا۔ مسے بالکل غائب ہوچکے ہیں۔"
قیمت ۱۰/- روپے بذریعہ ڈاک
کیور ٹو سٹینڈرڈ کمپنی رجسٹرڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کلینک ربوہ فون نمبر

امرت بوٹی ۱۹۳۲ء میں ایجاد کی گئی
نجانے مرض خواہ کسی وجہ سے ہو اس کو دفع کر دیتی ہے۔ جسم طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں پوری قوت پیدا ہو جاتی ہے قیمت ۵/-
پتہ ملاحظہ فرمائیے۔
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور
شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار حجرہ
تیار کردہ:
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

دل
کا ضعف، گھبراہٹ
کا بیٹھنا، دل کا دھڑکنا
کا گھٹنا، بلڈ پریشر
کا بڑھ جانا، غرض دل کی تمام تکالیف کے لئے۔ فوری اور مستقل فائدہ کیلئے
پیور گولڈ ڈراپس آب حیات ہے
شاہ ہومیو پیتھک سٹورز رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قائدین کرام! اپنی مجالس کی ماہ مارچ کی رپورٹ جلد بھجوائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے المناک سانحہ پر

مجلسِ تحریکِ جدید کی قراردادِ تعزیت

محترم میر صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت سلسلہ کے لئے وقف رکھنے کا قابل تقلید نمونہ پیش فرمایا

"مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ناظر خدمت درویشاں کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ انہوں نے عنفوان شباب سے تادم مرگ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور بیش قیمت خدمات سرانجام دے کر اپنے بزرگ اور عالی مرتبت والد محترم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی یاد کو تازہ رکھا۔ جناب میر صاحب مرحوم ومغفور گوناگوں خوبیوں اور اوصاف کے مالک تھے۔ خدمت سلسلہ محنت وجانفشانی انکساری اور غرباء سے ہمدردی وشفقت ان کے ایسے خصائل حمیدہ ہیں۔ جن میں وہ ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ بالخصوص انسانی ہمدردی اور خدمت خلق میں انہوں نے اپنے نامور اور ممتاز والد کی یاد کو زندہ رکھا۔ اور جامعہ احمدیہ کے طلبہ میں اپنی مقبولیت وعظمت کا سکہ بٹھایا۔ ہر چند کہ انتظامی امور کے بارہ میں قواعد وضوابط کی سختی سے پابندی کرانے کی عادت تھی۔ لیکن اس پابندی میں بھی انسانی ہمدردی کا پہلو نمایاں رہتا۔ توجہ لگا کر طالب علموں کی ضروریات کا پتہ کرتے اور جہاں تک ممکن ہوتا اپنی گرہ سے بھی ان کی امداد ایسے رنگ میں کرتے کہ طالب علم ان پر جان فدا کرنے کو تیار رہتے۔ سلسلہ کے لئے فدائیت اور محنت مرحوم میر صاحب کا طرۂ امتیاز رہا اور یہی امر ان کی صحت کی خرابی اور بالآخر جان بحق ہونے کا موجب بنا۔ آخر دم تک انہیں اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی کا اس حد تک فکر لاحق رہا کہ علالت کے ایام میں بھی حتی الامکان کام کی طرف توجہ دیتے رہے۔

مرحوم میر صاحب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ مرحوم نے اپنے بزرگوں کے اوصاف حمیدہ اپنے اور اپنی اولاد کے اندر پیدا کرنے اور دینی شعار قائم رکھنے کے لئے جو نمونہ چھوڑا ہے اس سے آئندہ نسلوں کو خدمت سلسلہ کی ترغیب ملتی رہے گی۔ یہ ناگہانی وفات نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بہت صدمہ اور رنج کا باعث ہے۔ بلکہ ان کے وجود میں جماعت کی نظروں سے بھی ایک ایسا فرد اوجھل ہو گیا ہے جو اس کے لئے ہمیشہ فریفتگی اور عشق واخلاص کے جذبات رکھتا تھا۔ اور انہی قابل قدر جذبات کے تحت جماعت کی خدمت اس کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت خاص سے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند کر کے اعلیٰ علیین کا مقام عطا فرمائے۔

مجلس تحریک جدید اور جملہ ادارہ جات تحریک جدید کے کارکنان اس عظیم صدمہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، بچوں، والدہ، بہنوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کا خود کفیل ہو۔" (ریزولیوشن نمبر ۲۵۰ ل ۷۳/۴/۲۹)

(عبدالرحیم احمد سیکرٹری مجلس تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ فجی کے ایک مخلص احمدی محترم حاجی عبداللطیف صاحب کی وفات

فجی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ فجی کے ایک مخلص بزرگ محترم حاجی عبداللطیف صاحب مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ فجی کی جماعت کے مرکزی عہدیداران میں نائب صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور فجی میں جماعت میں شامل ہونے والے ابتدائی اصحاب میں سے تھے۔ چند سال ہوئے میاں اور بیوی دونوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حج کی بھی توفیق ملی انہوں نے اپنے بچے کو مرکز میں برائے دینی تعلیم بھی بھجوایا تھا۔ دو مرتبہ ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے بھی آئے۔

جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے بہت مخلص نیک اور متقی بزرگ تھے۔ ان کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

سال رواں کا ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان انشاءاللہ ۳ر جون بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات کی تمام عہدیداریں بچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے بہنوئی ڈاکٹر مبشر احمد صاحب مع اہل وعیال ناروے میں مقیم ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں ان کا حافظ وناصر ہو۔ اور صحت وسلامتی سے رکھے۔ آمین (صالحہ یوسف، دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میرا پوتا عزیز محمد اکبر پسر عزیزم محمد ارشد صاحب کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ کئی روز سے بعارضہ خسرہ شدید بیمار رہا ہے کمزور بہت ہو گیا ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بڑے بھائی مکرم مرزا محمود احمد صاحب شمس کو مورخہ ۲۹ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مرزا محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار احمد نگر کا پوتا اور مکرم بابو محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ ربوہ کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ واحباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (مرزا مبشر احمد احمد نگر)

فضل عمر درس القرآن کلاس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاءاللہ جولائی کے مہینہ میں ہوگی۔ معین تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ امسال قرآن مجید کے ترجمہ کا نیا دور شروع ہوگا اس لئے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

امراء کرام اور مربی صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں تک موثر رنگ میں یہ مبارک تحریک پہنچائیں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہوں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ تعلیم القرآن)

بازیافتہ نقدی!

خاکسار کو ریلوے سٹیشن ربوہ کے سامنے ریلوے لائن سے شمال کی طرف سے کچھ نقدی ملی ہے جس بھائی یا بہن کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(مرزا عبدالحمید کوٹھی بالمقابل ربوہ سٹیشن دارالصدر۔ ربوہ)

اطلاع سکوٹر یا کار کی دو عدد چابیاں گول بازار سے ملی ہیں جس دوست کی ہوں مجھ سے حاصل کر لیں۔ (نذیر احمد ناصر۔ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸)